عالم اسلام اور مسلمانوں کے مسائل

البانیہ کے مسلمان

مرتبہ :- سلیم الحق صدیقی

یورپین ترکی کو چھوڑ کر البانیہ جزیرہ نمائے بلقان میں یورپ کی واحد ریاست ہے۔ جہاں مسلم اکثریت ہے۔ اور مسلمانوں کی اکثریت حنفی المذہب و سنت الجماعت ہے۔ البانیہ کا سرکاری اور قومی نام عوامی جمہوریہ شقی پیریا ہے۔ جو یونان اور یوگوسلاویہ کے درمیان بحیرہ ایڈریاٹک کے کنارے واقع ہے۔ اور گیارہ ہزار ایک سو مربع میل کے علاقہ پر مشتمل ہے۔ اور آبادی بائیس ۲۲ لاکھ کے قریب ہے۔

تاریخ | البانیہ میں اسلام کی شمع پندرویں صدی عیسوی میں روشن ہوئی جب عثمانی ترکوں نے یہ علاقہ فتح کیا۔ اس وقت سے یہ علاقہ خلافت عثمانیہ کے زیر اثر رہا۔ یہاں تک کہ یورپ کی عیسائی طاقتوں نے ۱۹۱۲ء میں ایک سازش کے ذریعہ البانیہ کو ایک آزاد ملک بنا دیا۔ اور ایک عیسائی شہزادہ ولیم آف ویڈ کو البانیہ کا بادشاہ مقرر کیا۔ یہ عیسائی بادشاہ چند ماہ بھی حکومت کرنے نہ پایا تھا۔ کہ مسلمانوں نے بغاوت کر کے اسکو ملک سے نکال دیا۔ یہاں تک کہ ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم شروع ہوگئی۔ اور یہ ملک پھر یورپی طاقتوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ بین الاقوامی سیاست کے گورکھ دھندے سے نکلنے کے بعد ۱۹۲۰ء میں البانیہ ایک جمہوری ملک بن گیا۔ ۱۹۲۵ء میں احمد زوگ صدر مملکت بنا۔ اور ۱۹۲۸ء میں شاہ احمد زوگ نے اپنی بادشاہت کا اعلان کیا۔ یہ بادشاہت ۱۹۳۹ء میں اٹلی کے حملے سے ختم ہوگئی۔ اور بیچارا مسلم البانیہ پھر عیسائی طاقتوں کا غلام ہوگیا۔ ۱۹۴۴ء میں جرمنی اور اٹلی کی شکست کے بعد اتحادی طاقتوں کی غلطی و کوتاہی سے جرمنی اور اٹلی کے مفتوحہ علاقوں پر روس نے پیشقدمی کر کے قبضہ کرلیا۔ اور وہاں کمیونسٹ عناصر کی تنظیم جو پہلے سے ہی موجود تھی۔ اسکی آڑ لیکر روس نے بلقان کی بیشتر ریاستوں میں کمیونسٹ حکومتیں قائم

کردیں۔ اسطرح البانیہ کے ایک کمیونسٹ انور ہدا صدر مملکت بنے جن کی خارجہ پالیسی پہلے تو اسٹالن سے دوستی، رعب اور دبدبہ کی وجہ سے روس کے ماتحت رہی۔ پھر اسٹالن کی موت کے بعد البانیہ روس کے اثر سے آزاد ہوکر چین کا ایک بہت قریبی دوست بن گیا۔

مذہبی تنظیم | البانیہ کی موجودہ بائیس ۲۲ لاکھ کی آبادی میں سے تقریباً تین چوتھائی مسلمان ہیں۔ اور باقی گریک آرتھوڈاکس (GREEK ORTHODOX) اور رومن کیتھولک کے عیسائی فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ البانیہ کے تمام مسلمان ویسے تو حنفی سنی مسلمان ہیں۔ لیکن پندرہ فیصد کے قریب بختاشی (BEKHTASHI) فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو ایک درویشوں کا مسلک ہے۔ ہمارے ملک میں جیسے اہل طریقت کے چار سلسلے ہیں۔ اس طرح اس فرقے میں بھی چار سلسلے بنام قادری، رفعاتی (RAFAI) سعدی (SAADI) اور تجانی (TAJANI) ہیں۔ اور ہر سلسلہ کی اپنی علیحدہ علیحدہ مذہبی تنظیم ہے۔ یہ لوگ اکثر پہاڑوں میں اپنی خانقاہیں بناکر رہتے ہیں۔ اور رہبانیت سے کافی متاثر ہیں۔ اس فرقہ کا سربراہ دادا یعنی گرینڈ فادر کہلاتا ہے۔

البانیہ جب ۱۹۱۲ میں ایک آزاد ملک بنا۔ تو دارالحکومت ترانہ کا مفتی اعظم تمام البانیہ کا مفتی اعظم اور مسلمانوں کا مذہبی سربراہ مقرر ہوا۔ اور اسکی مدد اور معاونت کے لئے ایک شریعت کونسل تشکیل دی گئی۔ جس کے پانچ ممبر ہوتے تھے۔ اس شریعت کونسل کی ذمہ داری میں مسلم اوقاف کا انتظام مذہبی امور اور مدرسوں کی دیکھ بھال اور شرعی قوانین کی نگہداشت ہوتا تھا۔

۱۹۲۹ء میں شاہ احمد زوگ نے ایک علماء کی جنرل کونسل تشکیل دی۔ جسکے ممبران مختلف علاقوں کے علماء دین ہوتے تھے۔ یہ علماء کی جنرل کونسل مفتی اعظم البانیہ چار نائب مفتی اعظم اور کئی مفتیوں کا چناؤ کرتی تھی۔ یہ چار نائب مفتی اعظم البانیہ کے چار مرکزی بڑے شہروں، شکودر، ترانہ، کورسے، اور جینوکاستر میں بیٹھتے تھے۔ اور اپنے اپنے علاقوں میں مسلمانوں کے تمام معاملات طے کرتے تھے۔ اور سابقہ شریعت کونسل کے تمام امور سرانجام دیتے تھے۔

دوسری جنگ عظیم میں اٹلی کی فسطائی حکومت نے البانیہ پر قبضہ کرنے کے بعد مسلمانوں کے مذہبی امور میں بھی مداخلت شروع کردی۔ یہ لوگ مسلمانوں کا مذہبی اور دینی استحکام بالکل پسند نہ کرتے تھے۔ اور اسکو اپنے لئے خطرہ سمجھتے تھے۔ ۱۹۴۱ء میں علماء کی جنرل کونسل سے فسطائیوں نے مفتی اعظم البانیہ کو معزول کرادیا۔ اور ۱۹۴۳ء میں بختاشی فرقے کے پیشوا نیازی دادا کو قتل کرادیا گیا۔ تاکہ مسلمانوں کی مرکزیت ختم ہوجائے۔ اس کے بعد بھی چند ماہ کے لئے البانیہ نازی جرمنی کے قبضہ

میں چلا گیا۔ اور پھر ہٹلر کی شکست فاش کے بعد روسیوں اور یوگوسلاویہ کے مارشل ٹیٹو کی مدد سے انور ہوجا کی زیر کمان کمیونسٹ حکومت قائم ہوگئی۔ جس نے آتے ہی سب سے پہلے البانیہ میں رائج اسلامی قوانین ختم کر دیے۔ پھر ذرائع پیداوار کو قومیا لیا گیا۔ جس سے مسلم قوت مفلوج ہو کر رہ گئی۔ البانیہ کی حکمران کمیونسٹ پارٹی کے اراکین بھی کیونکہ مسلم گھرانوں میں پیدا ہوئے تھے۔ اور کچھ مسلم اکثریت کو بھی سیاسی طور پر خوش کرنا تھا۔ اس لئے نئے کمیونسٹ دستور کے تحت پھر مفتی اعظم اور جنرل کونسل کی تشکیل دی گئی۔ لیکن اس دفعہ مفتی اعظم اور علماء کی جنرل کونسل کا تقرر حکومت کے اختیار میں دے دیا گیا۔ اس طرح قانونی طور پر مسلمانوں کو اپنے مذہبی امور کے انتظام کا آزادانہ حق نہ رہا۔ اس دستور میں ایک عجیب بات یہ کی گئی کہ جہاں حنفی سنی مسلمانوں کو ایک الگ فرقہ قرار دیا گیا وہاں بکتاشی فرقے کے چار سلسلوں کو بھی علیحدہ علیحدہ چار مذہبی فرقے قرار دیا گیا۔ یعنی قادری، رفاعی، سعدی اور تجانی۔ اور ان کے دادا بھی علیحدہ علیحدہ مقرر کئے گئے

آج کل البانیہ کے مفتی اعظم حافظ سلیمان میرتو ہیں۔ جو دینی مدرسوں کی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں۔ اور دینی کتب و رسائل کی نشر و اشاعت کا انتظام بھی کرتے ہیں۔ لیکن سیکولر اور مارکسسٹ نظام تعلیم سے ان کا سخت مقابلہ ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود البانیہ کی روزانہ کی زندگی میں مذہب کا رنگ کافی نمایاں ہے۔ اور نئی نسل میں نماز روزہ جو نہ ہونے کے برابر ہے۔ توحید و وحدانیت کا تصور غالب ہے۔ البانیہ میں کمیونزم کی وجہ سے اسلام کا مستقبل تاریک نظر آتا ہے۔ لیکن اسلامی تمدن جو البانوی قوم کی رگ رگ میں سمایا ہوا ہے۔ اسکو ختم کرنا ابھی ممکن نہیں۔ اور نہ ابھی یہ ممکن ہے۔ کہ اکابرین اسلام کی جگہ کارل مارکس۔ اینجلز اور لینن لے سکیں۔

پی، سی، ٹی
مارکہ
پرزہ جات سائیکل
★
پاکستان میں سب سے اعلیٰ اور معیاری
65309
بٹ سائیکل سٹور نیلا گنبد ـ لاہور۔ فون نمبر